ہمارے ہاں دو قسم کے والدین ہیں۔ایک وہ والدین جو بچوں کی تعلیم وتربیت مثبت کردار کے ذریعے کرتے ہیں، دوسرے وہ جو بچوں کی تعلیم وتربیت منفی کردار کے ذریعے کرتے ہیں۔

مثبت کردار میں بچوں کی تعلیم وتربیت کرنے والے والدین وہ ہیں جو اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دیتے ہیں اور ان کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہماری اولاد کی تربیت اسلامی اصولوں کے مطابق ہو، بڑے ہو کر اچھے مسلمان بنیں۔اس مقصد کے حصول کے لیے وہ مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔مثلاً خود بچے کو سلام کرتے ہیں تاکہ بچہ بھی سلام کرنا سیکھ لے، خود بچے کے سامنے کتاب کھول کر بیٹھ جاتے ہیں تاکہ بچہ بھی پڑھنے کا عادی ہو جائے۔بچے کو نماز کے لیے ساتھ لے جاتے ہیں، مہمانوں سے ملاتے ہیں، اچھی عادتیں بچے میں ڈالنے کے لیے سب سے پہلے وہ خود عمل کرتے ہیں پھر بچے کو اس کی practice کرواتے ہیں۔

بہت سے والدین منفی کردار ادا کرتے ہیں۔آج کے جدید اور تیز ترین دور میں ماڈرن والدین بچوں کو تعلیم تو دیتے ہیں، لیکن ان کی تربیت کے لیے کوئی خاص رول ادا نہیں کرتے۔یہ لوگ بچوں کو لارڈ میکالے کی طرز پر تعلیم دیتے ہیں۔بچوں کو نقلی انگریز بنانا چاہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بچے نے انگریزی تعلیم حاصل کی ہے اور یہی اس کے لیے بہت ہے۔اسلامی تعلیم کا کوئی اہتمام نہیں کرتے نہیں۔میں دنیاوی تعلیم سے انکار نہیں کر رہا ہوں، بلکہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ اخروی تعلیم بھی بچے کی زندگی سنوارنے کے لیے ضروری ہے۔

آخر میں رب العزت سے دعا ہے کہ اے اللہ! ہمیں اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت اسلامی اصولوں کے مطابق کرنے کی اور مثبت رول ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین

☆☆☆☆

سچے موتی

مؤمن کا ہر وہ دن عید کا دن ہے جس میں وہ گناہ سے بچا رہے۔

کسی کی ایمان داری کا اندازہ اس کے وعدوں سے لگاؤ۔

دنیا کی محبت اندھیرا ہے جس کا چراغ تقویٰ ہے۔

دیوار کا ایک ایک پتھر، خواہ کتنا ہی چھوٹا ہو اپنی قیمت رکھتا ہے۔

دولت کے بھوکے کو کبھی سکون نہیں ملتا۔

(بشکریہ: روضۃ الأطفال، طالبہ: جویریہ محمد حسین)

ادب پہلا قرینہ ہے

ابوحبیب

آدابِ قرآن مجید

ہر مسلمان کلام الٰہی کی تقدیس وتعظیم کا معترف ہے اور اس کا ایمان ہے کہ یہ مخلوق کے کلام سے افضل واشرف ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جس میں باطل نہیں پھٹک سکتا۔ جو اس کے مطابق بات کرے وہ سچا ہے، جو اس کے موافق فیصلہ کرے وہ عادل ہے، قرآن کو ماننے والے اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ اس پر عمل کرنے والے کامیاب وکامران ہیں اور اس سے اعراض کرنے والے تباہ وبرباد۔ مسلمان کا شیوہ ہے کہ وہ قرآن کے بیان کردہ حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیتا ہے اور اپنی عادات واخلاق اس کے مطابق سنوارنے کی کوشش کرتا ہے۔

کتاب اللہ کی عظمت وتقدیس اور فضل وشرف کا بیان رسول اللہ ﷺ نے ایسے الفاظ میں بیان فرمایا ہے: ''**اقرء وا القرآن فإنه يأتي يوم القيامة شفيعا لأصحابه**'' [مسلم مع شرح النووی : باب فضل قراءة القرآن ٦/ ٩٠] ''قرآن پڑھو یہ قیامت کے دن عمل کرنے والے کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔'' نیز فرمایا ''**خیر کم من تعلّم القرآن وعلّمه**'' [بخاری مع الفتح ٨/ ٦٩١ ح:٥٠٢٧] ''تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔''

آدابِ تلاوت :

قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت ہر مسلمان کو درج ذیل آداب کا التزام کرنا چاہئے:

۱۔ بہترین حالت میں تلاوت کلام پاک کرے یعنی باوضوء اور قبلہ رخ ہو کر اور ادب ووقار کے ساتھ بیٹھ کر پڑھے۔

۲۔ تلاوت میں جلدی نہ کرے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے، تین رات سے کم میں پورا قرآن نہ پڑھ ڈالے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''**لم يفقه من قرأ القرآن في اقل من ثلاث**'' [ترمذی ١٩٦/٥ باب ١٣ ح:٢٩٤٦،٢٩٤٩] ''جس نے تین رات سے کم میں قرآن (مکمل) پڑھا اس نے اسے نہیں سمجھا۔''

۳۔ خشوع وخضوع کے ساتھ تلاوت کرے اور بھرپور تأثر کا اظہار کرے اور ترہیب کے مواقع پر اپنے اوپر رونے کی کیفیت طاری کرے۔

۴۔ اچھی آواز اور ترنم سے تلاوت کرے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ''**زینوا القرآن بأصواتكم**'' [ابو داؤد ١/ ١٥٥ ح: ١٤٧٨] ''اپنی آوازوں سے قرآن کو مزین کرو۔'' نیز فرمایا ''**ليس منا من لم يتغنّ بالقرآن**''